روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل یکم جولائی 2014ء 2رمضان 1435 ہجری یکم وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 149

ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

اے میری جاں ہم بندے ہیں اک آقا کے آزاد نہیں
اور سچے بندے مالک کے ہر حکم پہ قرباں جاتے ہیں

ہے حکم تمہیں گھر جانے کا اور ہم کو ابھی کچھ ٹھہرنے کا
تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

(کلام محمود)

جماعت احمدیہ کے فدائی خادم سلسلہ محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت گھانا کی وفات پر ذکر خیر اور خدمات پر خراج تحسین

آپ خلافت احمدیہ کے جاں نثار سپاہی، سلطان نصیر اور خلیفۂ وقت کے دست و بازو تھے

یہ پہلے افریقن مربی سلسلہ تھے جنہیں بہت سے جماعتی اور دنیاوی اعزازات حاصل ہوئے۔ حکومتی پروٹوکول کے ساتھ نماز جنازہ اور تدفین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جون 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں حضرت مسیح موعود کے الہام ینصرك رجال ......اور پھر یاتوك من کل فج عمیق کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ الہام بڑی شان سے مختلف شکلوں اور صورتوں میں اب تک پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ دور دراز کے علاقوں سے لوگ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ کے پاس آتے رہے اور پھر آپ کے بعد خلفاء وقت کے پاس آتے رہے اور آرہے ہیں جو مددگار بنتے ہیں اور آپ کے سلطان نصیر اور دست و بازو بن جاتے ہیں۔ ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دین کا علم حاصل کر کے اپنے ہم قوموں کو دین حق کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس میں اپنی زندگیاں قربان کر دیتے ہیں۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کے ایک مخلص اور فدائی خادم سلسلہ محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ گھانا کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا۔ جو افریقہ کے ملک سے مرکز سلسلہ میں حصول علم دین کی غرض سے آئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیارے بزرگ بھائی اور خلافت احمدیہ کے جاں نثار سپاہی، خلیفۂ وقت کے اشارے پر چلنے والے، خلیفۂ وقت کا ہر فیصلہ شرح صدر سے قبول کرنے والے اور خلیفۂ وقت کے چھوٹے سے چھوٹے حکم بلکہ خواہش کی تکمیل کے لئے بھی بے چین رہنے والے تھے۔ فرمایا میں نے جب 8 سال سے زیادہ عرصہ گھانا میں ان کے ساتھ کام کیا تو اس وقت بھی خلافت کے ساتھ تعلق میں ان کو ایسا ہی دیکھا اور خلافت کے بعد میرے ساتھ بھی اطاعت و فرمانبرداری اور وفا کے اس معیار میں ذرہ بھی فرق نہیں آنے دیا۔ ان کی خدمت سلسلہ کا عرصہ نصف صدی سے زائد پر پھیلا ہوا ہے۔

حضور انور نے محترم مولانا صاحب مرحوم کی خدمات، ان کی شخصیت و کردار اور ان کی وفاؤں کا واقعات کی صورت میں تذکرہ فرمایا جن میں ان کی سیرت کے بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ حضور انور نے مرحوم کے خاندان میں احمدیت، ابتدائی حالات اور تعلیمی کوائف، جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہو کر بطور مربی سلسلہ اپنی ہم قوم میں واپس جا کر خدمات دینیہ بجالانے اور افریقہ سے باہر دیگر ممالک میں بھی جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ 1975ء سے وفات تک آپ بطور امیر و مشنری انچارج گھانا کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ حضور انور نے محترم وہاب صاحب کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں دور طالب علمی کے حالات و واقعات بیان فرمائے اور پھر آپ کو نصیب سعادتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاب صاحب پہلے افریقن مرکزی مشنری تھے، پہلے گھانین امیر و مشنری انچارج تھے، پہلے افریقن احمدی جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی نمائندگی میں بطور امیر مقامی ربوہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلے افریقن مرکزی مشنری جنہیں یورپ میں خدمت کی توفیق ملی۔ پھر سب سے پہلے افریقن جنہیں مجلس افتاء کا اعزازی ممبر بننے کی توفیق ملی۔ ان کو مرکز کی نمائندگی میں مختلف ممالک کے دورہ جات کرنے کی بھی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ گھانا نے ان کے دور امارت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی ہے۔ حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ حضور انور نے علاوہ جماعتی سعادتوں کے مرحوم کے دنیاوی اعزازات کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضور انور نے محترم وہاب صاحب کی وفات پر گھانا کی سرکاری اور مذہبی شخصیات کے تعزیتی پیغامات اور مرحوم کا اپنی زندگی میں قیام امن اور خدمت انسانیت کی کاوشوں پر مثبت اور خوشکن تاثرات پیش فرمائے۔

حضور انور نے مرحوم کے عمدہ اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بہت مہمان نواز، شکر گزار، صبر و برداشت، ہمت والے اور انتھک محنتی انسان تھے۔ طبیعت میں بہت عاجزی وانکساری اور رحمدل شخصیت تھے۔ بچوں کے ساتھ بڑا احسن سلوک کرتے تھے اور ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ حضور انور نے محترم وہاب صاحب کی خلیفۂ وقت کی اطاعت اور خلافت کے ساتھ بے پناہ محبت اور فدائیت کے واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ مرحوم سیاسی طور پر بھی بڑا اثر ورسوخ رکھنے والے شخص تھے۔ مرکزی نمائندوں کی بہت عزت اور احترام کرتے تھے۔ آپ بہت عبادت گزار اور دعا گو شخصیت تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اس کے لئے بڑی تگ و دو کرتے تھے۔ حضور انور نے محترم وہاب صاحب کی وفات پر انہیں پورا حکومتی پروٹوکول دیئے جانے کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ مکمل حکومتی اعزاز کے ساتھ ان کی نماز جنازہ اور پھر تدفین مقبرہ موصیان گھانا میں عمل میں آئی۔ اور میڈیا پر بھی کافی کوریج ہوئی۔ فرمایا کہ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ محترمہ مریم وہاب صاحبہ، 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ محترم وہاب صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

عہدوں کی پابندی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”امانت و دیانت اور عہد کی پابندی یہ ایک ایسا خلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں، جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے نہ دیانت رہتی ہے، نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے، اپنے اسوہ سے، اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرماتے رہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں“۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 416)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

واقفین نو متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو وقف نو کی کلاس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔“

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی رُو سے

رمضان کی عظمت، حقیقت اور حکمت

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ رمضان اس مہینہ کا اسلامی نام ہے۔ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کو ناتق کہا جاتا تھا۔ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے، دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔“

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1901ء، صفحہ 2۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

رمضان کی عظمت

رمضان بڑی عظمت اور برکات رکھنے والا مہینہ ہے۔ اس کی عظمت اور روزوں کی برکات واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”شھر رمضان ...... (سورۃ البقرہ 186:2) یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس انزل فیه القرن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایّام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے ...... چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جارہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا...... خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی اور دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ پیری و صد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے و ان تصوموا خیر لّکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔“

(البدر مورخہ 12 دسمبر 1902ء، صفحہ 52 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

روزہ کی حقیقت اور حکمت

روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ اس سے مراد حصول ثواب کی نیت سے خدا تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی اطاعت اور رضا کی خاطر ایک معین وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے۔ انسان اس کے فوائد تب ہی حاصل کرسکتا ہے جبکہ وہ اس کی حکمت مدّ نظر رکھ کر اس کی شرائط کو پورا کرے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا اچھوتے انداز میں روزہ کی حقیقت اور حکمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”پھر تیسری بات جو (دین) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

نیز فرمایا:۔

”روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292-293)

پھر فرماتے ہیں:۔

”صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض (......) کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔“

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20۔ بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

رمضان کے روزے فرض ہیں

روزہ ایک اہم عبادت ہے۔ اسلام سے قبل بھی قریباً تمام اقوام میں روزہ کا ذکر ملتا ہے گو اس کے طریق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ایک معین شکل فرض قرار دیئے ہیں روزہ دار کے لئے فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے مجتنب رہنا لازمی ہے ہاں مریض اور مسافر کے لئے رخصت ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی دوسرے ایام میں پوری کرلیں۔ روزہ کے سلسلہ میں بعض لوگ حد سے زیادہ سختی اور بعض بہت نرمی اختیار کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات درج ذیل ہیں۔ فرمایا:۔

”کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔“

(الحکم مورخہ 24 فروری 1907ء، صفحہ 14)

”تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 336)

فرض روزہ کے سلسلہ میں اپنا طریق عمل واضح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

”میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔“

(الحکم۔ مورخہ 24 جنوری 1901ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 258)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے

اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ مرض اور سفر کے دوران روزہ نہ رکھیں اور یہ گنتی دوسرے ایام میں پوری کرلیں۔ لوگ اس بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ مرض کی کیا تعریف ہے اور سفر کی کیا حد ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”من کان منکم مریضاً ...... یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر میں کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جاسکتا۔“

(مکتوبات۔ بنام حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

”یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی ہرج نہیں مگر عدّۃ مّن ایّام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔“

(الحکم۔ مورخہ 31 جنوری 1899ء، صفحہ 7)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی یہی ایک چیز ہے جو دین حق کا لب لباب ہے اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے

جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا

جب تک انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو نہ ہو جائے توحید کامل کو نہیں سمجھ سکتا

اس زمانے میں اس توحید کا حقیقی ادراک حضرت مسیح موعود کو حاصل ہوا ہے

دین کی حسین تعلیم کا خلاصہ نیز اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کیا ہے اور یہ کہ تمام نیکیوں کی بنیاد توحید ہی ہے اور اس کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں محو ہوئے بغیر ممکن نہیں

دین محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی تعلیم دیتا ہے ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے

اگر احمدیوں کو ''محبت سب سے'' کا صحیح ادراک حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آقا اور محسن انسانیت سے اس کے طریق سیکھنے ہیں اور یہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب خود اپنی توحید کے معیاروں کو بھی ماپیں

یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے

جو ہیومینیٹی فرسٹ کی شاخیں ہیں ان کے کارکنوں اور انتظامیہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے کام میں برکت اسی وقت پڑے گی جب خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں گے اور اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں گے اور اپنے کاموں کو دعاؤں سے شروع کریں گے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 مئی 2014ء بمطابق 9 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ یہ نعرہ ہم خاص طور پر غیروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ نعرہ اس بات کے جواب میں یا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے لگاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یا اس کے افراد دوسروں کے لئے بغض و کینہ رکھتے ہیں یا دوسروں کو اپنے سے بہتر نہیں سمجھتے۔ یا غیر (-) کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ہم یہ آواز بلند کرتے ہیں کہ (دین) محبت پیار حسن سلوک اور دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے ان کی یہ بات ہی غلط ہے کہ (دین) ظلم و تعدی اور بربریت کا مذہب ہے یا پھر ہم یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم آپس میں نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر پیار اور محبت سے رہتے ہیں اور رہنا چاہتے ہیں۔

پس اگر ہم کسی بھی قسم کی خدمت انسانیت کرتے ہیں، ہم (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں تو یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہمیں دنیا کے ہر انسان سے محبت ہے اور ہم ہر ایک کے دل سے نفرتوں کے بیج ختم کر کے محبت اور پیار کے پودے لگانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لئے کہ ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکھایا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں کو دنیا کی ہمدردی اور محبت میں تڑپتے دیکھا ہے اور اس حد تک تڑپتے اور بے چین ہوتے اور سجدوں میں روتے دیکھا ہے کہ اس تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرما کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے، ان انسانوں کے لئے جو بغض و کینے سے پاک ہوں بطور ثبوت محفوظ فرما دیا تا کہ آئندہ آنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے سے پہلے اس تڑپ پر غور کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے جو (مومن) کہلاتے ہیں اس اسوہ حسنہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) (الکہف: 7) پس کیا تو شدت غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔ یہ جن کا ذکر کیا گیا ہے وہ کس بات پر ایمان نہیں لاتے؟ اس بات پر کہ شرک نہ کرو، خدا کا بیٹا نہ بناؤ۔ جب ان کو کہا جاتا ہے تو اس پر ایمان نہیں لاتے۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے معاف نہیں کرتا۔ پس یہ ہمدردی اور محبت ہے ہر انسان سے حتیٰ کہ مشرک کے ساتھ بھی کہ اسے سیدھے راستے پر لانے کے لئے جہاں عملی کوشش کی جائے وہاں اس کے لئے دعا بھی کی جائے۔

پس اگر احمدیوں کو ''محبت سب سے'' کا صحیح ادراک حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آقا اور محسن انسانیت سے اس کے طریق سیکھنے ہیں اور یہ ہم تبھی کر سکتے ہیں جب خود اپنی توحید کے معیاروں کو بھی ماپیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں محبت اور ہمدردی کے جذبات کی ایک اور مثال کہ جب قوم کی طرف سے ظلم و تعدی کی انتہا ہوتی ہے تو تباہی کی دعائیں نہیں کیں بلکہ یہ دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ان کے فائدے کے لئے ہے۔ جب دوسرے قبیلے تنگ کرتے

ہیں اور بددعا کے لئے کہا جاتا ہے تو تب بھی ایک موقع پر آپ نے یہی ہاتھ اٹھائے۔ لوگ سمجھے کہ بددعا ہوئی اور قبیلہ تباہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ

اے اللہ دوس قبیلے کو ہدایت دے۔

(صحیح البخاری کتاب الجھاد و السیر باب الدعا للمشرکین بالھدیٰ لیتألفھم حدیث 2937)

پس محبت صرف اپنوں کے لئے اور ہمدردی صرف اپنوں سے ہی نہیں بلکہ دوسروں سے بھی محبت اور ہمدردی کے وہی معیار ہیں۔ صرف اور صرف ایک درد ہے کہ توحید کا قیام ہو جائے تا کہ دنیا تباہی سے بچ جائے۔ آج بھی دنیا میں ہزاروں قسم کا شرک پھیل چکا ہے اور نہ صرف شرک بلکہ خدا کے وجود سے ہی دنیا کا ایک بڑا حصہ انکاری ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے اور توحید کے قیام کے لئے ہمیں بھی اس چیز کو اپنانے کی ضرورت ہے جس کا سبق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے سے ہمیں دیا ہے۔ ہمیں صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک نعرہ ہم نے لگا لیا جسے دنیا پسند کرتی ہے اور اس بات پر مختلف جگہوں پر ہماری واہ واہ ہو جاتی ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ایک ذریعہ ہے اس وسیع تر مقصد کے حصول کے لئے جس کی خاطر انسان کی پیدائش ہوئی ہے۔ پس ہمارے انسانی ہمدردی کے کام، محبت کا پرچار اور اظہار اور عمل اور نفرت سے دوری اور نفرت سے صرف دوری ہی نہیں کرنی بلکہ نفرت سے ہمیں نفرت بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہے، اس کی توحید کے قیام کے لئے ہے۔ اگر ہمیں نفرت ہے تو کسی شخص سے نفرت نہیں بلکہ شیطانی عمل سے نفرت ہے اور ہونی چاہئے۔ شیطانی عمل کرنے والوں سے بھی ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم انہیں اس گند سے باہر لائیں تا کہ انہیں خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ دنیا داروں سے ہماری محبت اور ہمدردی دنیا داری کی خاطر نہیں ہے۔ ہم اپنے دلوں سے دنیاداروں کی نفرت ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو کچھ حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے، توحید کے قیام کے لئے، توحید کو اپنے دلوں میں پہلے سے بڑھ کر بسانے اور راسخ کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

پس ہمیں چاہئے کہ دنیا کی نظر میں پسندیدہ بننے کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں یا اظہار نہ کریں بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے یہ نعرہ لگائیں۔ اس زمانے میں ہم وہ خوش قسمت جماعت ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے، ہمدردیٔ خلق اور محبت کے اصول اپنانے کے لئے چنا ہے اور آپ نے ہمیں وہ اصول سکھائے اور تعلیم دی۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا''

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفتِ مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔''

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ

''میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ کرو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 440 مطبوعہ ربوہ)

یہاں پہلے جو فرمایا کہ ''دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ کرو''۔ اس سے یہ خیال آ سکتا ہے کہ جب نفرت کسی سے نہیں تو دشمنی کیسی۔ اس کا جواب بھی فرما دیا کہ جو مذہب کی وجہ سے دشمن ہیں، جو خود دشمنی میں بڑھے ہوئے ہیں تم ان کو ذاتی دشمن نہ سمجھو۔ تمہارے دل میں دشمنی ہے یا نہیں۔ جو بھی تمہارے سے دشمنی کرنے والے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش تو کرو لیکن ذاتی دشمن بنا کر یا ذاتی دشمنی کا دل میں خیال لا کر پھر کینہ توزی کی عادت نہ ڈالو۔

نفرتوں کو دور کرنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''نوع انسان پر شفقت اور اس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 438 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بغیر لحاظ مذہب وملت کے تم لوگوں سے ہمدردی کرو۔ بھوکوں کو کھلاؤ۔ غلاموں کو آزاد کرو۔ قرضہ داروں کے قرض دو۔ زیر باروں کے بار اٹھاؤ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کا حق ادا کرو۔'' (نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 434)

پھر ایک موقع پر فرمایا کہ

''میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی قوم تک محدود کرنا چاہتے ہیں ...... میں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 217 مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا: ''تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں ...... جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔'' (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)۔ (دکھاوے کے لئے نیکی نہیں کر سکتا۔)

پس دوسروں سے ہمدردی اور محبت کے یہ معیار ہیں اور یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، اس کے رسول کا حکم ہے۔ قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

پس ہمدردیٔ خلق کے بارے میں (دین) کی یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ کیا اس تعلیم کے دینے والے خدا کو چھوڑ کر اور اس زمانے کے فرستادے کو چھوڑ کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آیا ہم کہیں اور جا کر یہ معیار حاصل کر سکتے ہیں؟ کبھی نہیں کر سکتے۔ پس ہر ایک کے لئے ہماری جو محبت ہے یا نفرت کسی سے نہیں جو ہے یہ ایک آخری مقصد نہیں ہے بلکہ خدا کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کو ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنا چاہئے اور اسی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے احساس ہوا کہ خدمت انسانیت کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کے نام سے جو ہمارا ادارہ ہے اس کے کام کرنے والوں اور شاید انتظامیہ کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ دین سے بالکل اپنے آپ کو علیحدہ کرنا ہے اور اگر علیحدہ کر کے خدمت کریں تو شاید ہماری دنیا میں زیادہ آؤ بھگت ہوگی۔ تو میں نے یہاں مرکزی انتظامیہ کو کہا کہ آپ کی اہمیت اس لئے ہے کہ دین سے جڑے ہوئے ہیں۔ جماعت کا کہیں نہ کہیں نام آتا ہے۔ اگر کہیں حسب ضرورت جماعت کا نام بھی استعمال کرنا پڑے تو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ پیش نظر رہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے خدمت انسانیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بندوں کے حقوق ادا کرو اس لئے ہم نے خدمت انسانیت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ بغیر اس کے خدمت انسانیت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ انہیں تو یہ بات سمجھ آ گئی لیکن باقی ممالک میں جو ہیومینیٹی فرسٹ کی شاخیں ہیں ان کے کارکنوں اور انتظامیہ کو جن میں الا ماشاء اللہ تقریباً سارے احمدی ہی ہیں، یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے کام میں برکت اسی وقت پڑے گی جب خدا تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کریں گے اور اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں گے اور اپنے کاموں کو دعاؤں سے شروع کریں گے۔ اس کے بغیر ہمارے کسی کام میں برکت نہیں پڑ سکتی، چاہے کوئی اپنی عقل سے منصوبہ بندی کرتا رہے۔ بہرحال یہ بات کہنی بھی ضروری تھی اور آج میں نے اسی ضمن میں بات کی ہے کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ کبھی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کو توجہ دلانے کے لئے کہوں گا، اس کا ذکر کروں گا تو چاہے ضمناً کہہ لیں یا اس تعلق میں کہہ لیں۔ بہرحال اس کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اسی لئے مَیں نے یہ بات بیان کی ہے۔

اب میں ''محبت سب کے لئے'' کے نعرے کی بات جو میں کر رہا تھا اس کی طرف آتا ہوں۔ اور یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک خدمت خلق اور ہمدردیٔ خلق اور محبت پھیلانے اور دشمنیاں ختم کرنے کی نیکی ایک بہت بڑی نیکی ہے لیکن صرف یہی نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ نعرہ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

اگر ہمیں یہ خیال آ جائے کہ اگر ہم نے یہ کر لیا تو سب کچھ پالیا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی میں بتا آیا ہوں کہ یہ نعرہ اس مقصد کے حصول کا ایک حصہ ہے۔ اس منزل کی طرف بڑھنے کا ایک قدم ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور آپ کی غلامی میں اس زمانے میں اس کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور وہ مقصد ہے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا صحیح ادراک پیدا کرنا، خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے تمام احکامات پر چلنے کی کوشش کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا مطمح نظر اور مقصد بنانا اور اس کے حصول کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا کیونکہ یہی چیز ہے جس سے ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق اور نیکیوں کے حصول کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کے زمانے میں بھی علماء کی ایک بحث مضامین کی صورت میں چلی جو الفضل میں شائع ہوتے رہے یا بعض بزرگوں نے اس بارے میں اپنا اپنا نکتہ پیش کیا کہ جماعت کا ماٹو یا مطمح نظر کیا ہونا چاہئے؟ اس پر حضرت مصلح موعود نے جماعت کو جو ماٹو دیا یا جس طرف توجہ دلائی وہ ایسا ہے جس سے دین بھی مضبوط ہوتا ہے، ایمان بھی مضبوط ہوتا ہے، حقوق اللہ کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی ہے۔ دو بزرگوں میں سے ایک نے کہا کہ ہماری جماعت کا مطمح نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرۃ:149) ہونا چاہئے۔ دوسرے نے کہا کہ ہمارا ماٹو یا مطمح نظر ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' ہونا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ کوئی نہ کوئی مطمح نظر ضرور ہونا چاہئے۔ دنیا میں جتنی تنظیمیں ہیں اور انجمنیں ہیں جب قائم ہوتی ہیں تو اپنا اپنا کوئی نہ کوئی مطمح نظر رکھتی ہیں اور اگر سنجیدہ اور امانت کا حق ادا کرنے والی ہیں تو اس کے حصول کے لئے سنجیدگی سے کوشش بھی کرتی ہیں تا کہ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کر سکیں۔ دنیا میں اخلاقی ترقی کو بھی مطمح نظر بنانے کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ تعلیمی ترقی کو بھی مطمح نظر بنانے کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔ اگر کسی جگہ عوام کے یا کسی کے حقوق غصب ہو رہے ہیں تو سیاسی تنظیمیں آزادی کو اپنا ماٹو بنا لیتی ہیں، اس کے لئے کوشش کرتی ہیں اور نعرے لگاتی ہیں۔ اگر کسی جگہ کوئی اور صورت ہے تو اس کو اپنا مطمح نظر بنایا جاتا ہے۔ بہرحال مطمح نظر کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم نے اس بات کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور اپنی جماعت کے سامنے بھی ہر وقت اسے موجود رکھنا ہے، دنیا میں بھی قائم کرنا ہے اور اپنے سامنے بھی موجود رکھنا ہے۔ اس دنیا میں ہزاروں قسم کی نیکیاں ہیں اگر کسی ایک نیکی کو چن لیا جائے تو بظاہر ایک اچھی بات ہے، مطمح نظر ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ باقی قسم کی نیکیوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ ضرورت اور سہولت کو سامنے رکھتے ہوئے ان نیکیوں میں سے کسی ایک نیکی کو مطمح نظر بنایا جاتا ہے۔

بہرحال کوئی بھی اچھا ماٹو کوئی اپنے لئے مقرر کرے وہ اس کے لئے نیکی ہے۔ آپ نے یہ وضاحت فرمائی کہ بعض ماٹو ایسے ہوتے ہیں جن کا آپس میں اشتراک ہوتا ہے مثلاً یہ کہ ''خدا کی اطاعت کرو'' اور یہ ماٹو کہ ''نیکیوں میں ترقی کرو''۔ یہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں کیونکہ خدا کی اطاعت کے بغیر نیکیوں کا حصول ناممکن ہے اور اسی طرح جو نیک نہیں وہ خدا کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یہ ماٹو کہ ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' اور یہ کہ ''میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کروں گا''، دونوں آپس میں مشابہ ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے اندر آ جاتے ہیں۔ پس ساری نیکیاں ہی اچھی ہیں اور ہمیں انہیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 560 تا 562 خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 1936ء)

لیکن جب ماٹو کے بارے میں سوال اٹھے تو پھر اسی طرف توجہ رکھ کر اسی طرف اپنی توجہ محدود کر کے بعض لوگ اپنی نیکیوں کو بالکل ہی محدود کر دیتے ہیں یا اسی کو سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ جیسے ہمارے نوجوانوں میں یا بعض اور لوگوں میں بھی (لوگ) اپنی دینی حالت تو بھول گئے ہیں لیکن صرف دنیا دکھاوے کے لئے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا نعرہ بہت زیادہ لگانے لگ گئے ہیں۔ ٹھیک ہے اگر (دین حق) کی تعلیم کا پرچار اگر کرنا ہے، نیک نیت ہے تو یہ نعرہ بہت اچھا ہے لیکن ہمارا صرف یہی مقصد نہیں جیسا کہ میں نے کہا بلکہ ہمارے مقصد بہت وسیع ہیں۔ اسی طرح ہمدردیٔ خلق اگر کرنی ہے تو صرف ہمدردیٔ خلق ہی کچھ چیز نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ کی یاد دلوں سے غائب ہو رہی ہے تو پھر اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ میں نے جب یہ مضمون پڑھے تو مجھے ایک یہودی کا قصہ یاد آ گیا کہ جب اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں کرتے ہوئے دورانِ گفتگو کہا کہ ہمیں آپ لوگوں سے یعنی مسلمانوں سے بہت زیادہ حسد ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ حسد کی کیا وجہ ہے؟ یہ کس لئے ہوتی ہے؟ تو یہودی کہنے لگا کہ اس بات کا حسد ہے کہ اسلام میں ایک خاص خوبی ہے کہ دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو اسلام کے احکامات میں موجود نہ ہو۔ قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ ذاتی نوعیت سے لے کر بین الاقوامی نوعیت تک تمام احکام اور مسائل اور ان کا حل اس میں موجود ہے۔ یہ چیز ایسی ہے جو ہم میں حسد پیدا کرتی ہے۔

پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس بات کو سامنے رکھے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ (دین) کی کسی ایک بات کو بطور ماٹو چننا درست نہیں پس بے شک ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ'' ایک عمدہ ماٹو ہے اسی طرح ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' بھی عمدہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ آیت (-) (الأعلى:17-18) یعنی نادان لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہیں حالانکہ آخرت یعنی دین کی زندگی کا نتیجہ دنیوی زندگی سے اعلیٰ اور دیرپا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 562 تا 563 خطبہ جمعہ فرمودہ 28۔اگست 1936ء)

اکثر ہم جمعہ پر سورۃ میں یہی آیت پڑھتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار تعلیم قرآن کریم نے دی ہے۔ پس قرآن کریم کی وہ کون سی تعلیم ہے جو ماٹو نہ بن سکے، جو مطمح نظر نہ بن سکے۔ جس پر نظر ڈالیں اور اس پر غور کریں تو وہ دل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

اس تمہید کے بعد پھر آپ نے یہ فرمایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق تھا۔ کوئی خرابی ایسی نہ تھی جو اس زمانہ میں پیدا نہ ہوگئی ہو۔..... اور ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی تمام قسم کی خرابیاں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس لئے آج مذہب کی بھی ضرورت ہے۔ اخلاق کی تمام اقسام کی بھی ضرورت ہے۔ دنیا کی ہر خوبی اور ترقی کی بھی ضرورت ہے۔ جہاں لوگوں کے دلوں سے ایمان اٹھ گیا ہے وہاں اخلاق فاضلہ بھی اٹھ گئے ہیں اور حقیقی دنیوی ترقی بھی مٹ گئی ہے کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ نفسانیت کا ایک مظاہرہ ہے۔ چاہے وہ ذاتی طور پر ہو یا بین الاقوامی طور پر دیکھ لیں کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں وہ صرف اپنی ذات کے لئے مفاد ہے۔ وہ دنیا کی ترقی نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس سے دنیا کا ایک حصہ فائدہ اٹھا رہا ہے اور دوسرے کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ چاہے وہ سیاسی غلامی ہو یا معاشی اور اقتصادی غلامی ہو کسی نہ کسی صورت میں ایک حصہ غلام بن رہا ہے اور ان کے لئے بہرحال یہ ترقی نہیں ہے اور جو ترقی کر رہے ہیں ان کے بھی اپنے مفادات ہیں، نفسانیت ہے جس کو وہ ترقی کا نام دیتے ہیں۔

پس ایسے وقت میں یہ کہنا کہ فلاں آیت کو مطمح نظر بناؤ اور فلاں کو چھوڑ دو یہ غلط ہے بلکہ قرآن کریم کی ہر آیت ہی ہمارا مطمح نظر اور نصب العین ہے اور ہونا چاہئے۔ پس ہمارا ماٹو تو تمام قرآن کریم ہی ہے لیکن اگر کسی دوسرے ماٹو کی ضرورت ہے تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مقرر کر دیا اور وہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ..... اور یہ تمام قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام تعلیمیں اور تمام اعلیٰ مقاصد توحید سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کے آپس کے تعلقات اور بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات یہ بھی توحید کے اندر آ جاتے ہیں اور توحید ایسی چیز ہے جو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ..... لگا دیا گیا ہے کہ حقیقی معبود کی تلاش یا خدا تعالیٰ کو اگر دیکھنا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے دیکھو۔ گویا آپ ہی وہ عینک ہیں جس سے معبود حقیقی نظر آ سکتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد لی جائے تو الحمد سے لے کر الناس تک ہر جگہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مضمون نظر آئے گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ہی ہے جن کے آنے سے دنیا میں توحید حقیقی

قائم ہوئی ورنہ اس سے پہلے بعض لوگوں نے حضرت عزیر کو بعض نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ بعض لوگ ملائکہ کو معبود بنائے بیٹھے تھے۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہر قسم کے فسادوں کو دور فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی توحید کے قیام کے لئے کھڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں پھر توحید قائم ہوئی اور یہی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا ماٹو ہے جو ہم اپنی...... کے ساتھ بھی بلند کرتے ہیں۔ جب کسی شخص کو (دین) میں لایا جاتا ہے تو اسے بھی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہلوایا جاتا ہے کیونکہ حقیقی (دین) اسی کا نام ہے۔ اگر کسی میں دینی کمزوری پیدا ہوتی ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے ورنہ اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہر وقت سامنے ہو تو انسان دینی کمزوریوں سے محفوظ رہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 563 تا 565 خطبہ جمعہ فرمودہ 28-اگست 1936ء)

صرف منہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا مقصد نہیں ہے اکثر جیسے لوگ دہراتے رہتے ہیں۔ جھوٹ بھی بولیں گے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر جھوٹ بول دیں گے۔ بلکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اگر کہا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اور اس کا خوف اور اس کی تمام صفات سامنے آجاتی ہیں۔ پھر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی واضح ہوتی ہے۔ پس جب تک انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو نہ ہو جائے توحید کو کامل نہیں سمجھ سکتا یا توحید کامل کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تفصیلی جلوہ یعنی قرآن کریم کو سمجھ سکتا ہے۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر توحید کو نہیں سمجھتے، باوجود عقل کے شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔ غیر مسلموں کو تو ایک طرف رکھیں مسلمانوں میں بھی جو لوگ ہیں ان کی بہت بڑی اکثریت پیروں فقیروں کو اپنا خدا بنا بیٹھے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 566 خطبہ جمعہ فرمودہ 28-اگست 1936ء)

......حضرت مسیح موعود نے ہی اس زمانے کے لوگوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا جلوہ دکھایا اور یہی ایک چیز ہے جو (دین) کا لب لباب ہے اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے۔ باقی تو سب تفصیلات ہیں جو مختلف آدمیوں کے لئے مختلف شکلوں میں بدلتی رہتی ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بڑی نیکی ماں باپ کی خدمت بتایا، کسی کو بڑی نیکی جہاد فی سبیل اللہ بتایا، کسی کو بڑی نیکی تہجد کی ادائیگی بتایا۔ پس ہر ایک کو اس کی بنیادی کمزوری دور کرنے کے لئے توجہ دلائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی نیکیاں بجالانے کی ضرورت نہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 566 تا 567 خطبہ جمعہ فرمودہ 28-اگست 1936ء)

پس یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کے تمام احکام اپنی اپنی جگہ پر بہت عمدہ اور مفید ہیں لیکن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰـہ سب پر حاوی ہے۔ پس یہ اصل ماٹو ہے جسے ہمیں ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ توحید کی حقیقت اور اس کے قیام پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ انسان بت پرستی نہ کرے یا کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر زندہ نہ مانے یا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے بلکہ دنیا کے ہر کام میں توحید کا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سونے کے وقت اور وضو کے وقت بھی توحید کا اقرار فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کسی انسان کو دنیا کے کسی کام پر بھروسہ یا انحصار ہو گیا تو وہ انسان شرک کے مقام پر جا ٹھہرا اور پھر اس کے موحد ہونے کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ توحید کی لازمی شرط ہے کہ انسان صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہی تکیہ رکھے اور بھروسہ کرے۔ توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ دینی ہے یا دنیاوی انسان کی نظر صرف ایک خدا کی طرف اٹھے۔ پس بے شک اپنی جگہ تمام نیک فقرات عمدہ اور اچھے ماٹو ہیں لیکن کامل موحد بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی نظر سے ہر ایک چیز غائب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے لئے ہر چیز کالعدم ہو جائے۔ پس حقیقی ماٹو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ...... ہے جس میں تمام نیکیاں جمع ہو جاتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 568 تا 569 خطبہ جمعہ فرمودہ 28-اگست 1936ء)

اور توحید کو سمجھنے کے لئے جو دقتیں ہیں ان کا حل بھی ہمیں یہی بتاتا ہے۔ دقتیں دور کرنے کے لئے کوئی نمونہ ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ نمونہ ہے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک فقرے میں یوں بیان فرمایا تھا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس ایک فقرے میں توحید کا اعلیٰ معیار بھی بیان ہو گیا۔ احکام قرآن کا عملی نمونے کا معیار بھی قائم ہو گیا اور احکامات کی تفصیل بھی سامنے آگئی۔ پس جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اور جس نے خدا تعالیٰ کو سمجھ لیا اس نے سب کچھ ہی سمجھ لیا کیونکہ شرک ہی تمام بدیوں، غفلتوں اور گناہوں کی جڑ ہے اور توحید پر قائم ہونے کے بعد انسان میں اعلیٰ اخلاق، علم، عرفان، تمدن، سیاست، دوسرے فنون میں کمال، سب ہی کچھ آجاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نور ایک تریاق ہے جس میں تمام امراض کا علاج ہے۔ پس ہمارا ماٹو جو خود بخود خدا تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے وہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ہے۔ باقی تفصیلات ہیں جو نصیحت کے طور پر کام آسکتی ہیں۔ اس زمانے میں چونکہ دجال اپنی تمام طاقت کے ساتھ دنیا میں رونما ہوا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ میں دنیا کو دین پر مقدم رکھوں گا۔ یہ دجال کا مقصد ہے کہ دنیا کو دین پر مقدم کرنا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کے مقابل پر ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نعرہ لگائیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے بھی شرائط بیعت میں یہ فقرہ شامل فرمایا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ اپنے اوپر ہم دین کی تعلیم لاگو رکھیں گے اور ہر مخالف کے اعتراض کے مقابل پر (دین) کا خوبصورت چہرہ دکھائیں گے اور یہ سب اس لئے کہ ہم لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ...... کو دنیا میں قائم کرنے والے بنیں۔ ہم نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت اس مقصد کے حصول کے لئے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ فرمایا تھا کہ خُذُوْا التَّوْحِیْد التوحید یَااَبْنَاءَ الفارس۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267) یعنی کہ اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑو۔ ابنائے فارس سے مراد صرف آپ کا خاندان ہی نہیں ہے بلکہ تمام جماعت روحانی لحاظ سے ابنائے فارس کے ماتحت آتی ہے اور یہ حکم تمام جماعت کے لئے ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی خاص چیز کو پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ تم مصائب کے وقت توحید کو پکڑ لیا کرو کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں ہیں۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 570 تا 571 خطبہ جمعہ فرمودہ 28-اگست 1936ء)

آج جبکہ شرک کے ساتھ دہریت بھی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے بلکہ دہریت بھی شرک کی ایک قسم ہے یا شرک دہریت کی قسم ہے۔ ہم اپنے آپ کو ایک نعرے پر محدود کر کے اور اس پر اکتفا کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے نہیں بن سکتے۔ نہ ہی ہم انسانیت کی خدمت کے زعم میں اپنی نمازوں اور عبادتوں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ جو ایسا کرتا ہے یا کہتا ہے اس کا حضرت مسیح موعود سے کوئی تعلق نہیں۔ پس ہمیں اپنے حقیقی مطمح نظر اور مقصود کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم تمام دینی و دنیاوی انعامات کے حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا (آ گیا ہے جنازہ؟) جو مکرم صدیق اکبر رحمان صاحب کا ہے۔ فیض الرحمان صاحب کے بیٹے تھے۔ والتھم فاریسٹ (Waltham Forest) میں رہتے تھے۔ 7 مئی کو کینسر کی بیماری کی وجہ سے چالیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ عہدوں کے لحاظ سے تو جماعتی خدمت کی ان کو زیادہ توفیق نہیں ملی لیکن کارکن کے لحاظ سے ہمیشہ بڑے سرگرم کارکن رہے ہیں۔ خلافت سے بھی مضبوط تعلق رکھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر اور دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ انہوں نے بڑی لمبی بیماری کاٹی ہے۔ کینسر کی انہیں بیماری تھی اور بڑے صبر سے اور حوصلے سے انہوں نے اپنا یہ بیماری کا عرصہ گزارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ ان کی والدہ کو بھی صبر کی توفیق دے۔ ان کی اہلیہ اور چھوٹا بچہ شاید سال ڈیڑھ سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔

☆............☆............☆............☆............☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عمران اسلم صاحب استاد مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے شاہ زیب شریف ابن مکرم محمود احمد صاحب چک نمبر 332 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے بفضل اللہ تعالیٰ 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 10- اپریل 2014ء کو اس کی تقریب آمین گھر پر ہی منعقد ہوئی۔ مکرم عمران جاوید صاحب معلم سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ یہ بچہ مکرم چوہدری محمد شریف دیو صاحب مرحوم چک نمبر 332 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور مکرم رانا منیر احمد صاحب چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی مقدس تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

☆ پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

☆ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

☆ اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

☆ دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

☆ متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

☆ معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

☆ اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کرسکتے ہیں۔

☆ جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

تقریب آمین

مکرم طاہر احمد جمالی صاحب مربی سلسلہ بھڈال ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 25 مئی 2014ء کو بیت الذکر بھڈال میں ایک تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے جماعت احمدیہ بھڈال کے 13 اطفال اور ایک ناصر سے قرآن کریم سنا۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔ شیراز احمد، فراز احمد، مسرور احمد، عمران الیاس، احسن امجد، ساحل ندیم، عقیل احمد، زین احمد، احتشام احمد، مدبر احمد، حمزہ عظیم، مشہود احمد اور ولید احمد۔ جب کہ ناصر کا نام محمد اشرف صاحب ہے۔ آخر میں مکرم مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم خلافت

ضلع شیخوپورہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع شیخوپورہ کی درج ذیل جماعتوں کو جلسہ ہائے یوم خلافت منانے کی توفیق ملی۔ تلاوت، نظم اور خلافت کی اہمیت و برکات کے تعلق میں تقاریر ہوئیں اور وفائے عہد خلافت دہرایا گیا۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی اجلاسات منعقد کئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔

شیخوپورہ شہر، حلقہ بیت المبارک و بیت الناصر، ہاؤسنگ کالونی، جھبراں، کیلے، فاروق آباد، کجر، نارنگ موڑ، نارنگ منڈی، مبارک پور کلاں، گھڑیال کلاں، کرتو، خانقاہ ڈوگراں، کلسیاں بھٹیاں، ڈیرہ ڈوگراں، کوٹ سوہندا، سچا سودا، 9 چک متابہ، 79 نواں کوٹ، صفدر آباد، چک 11ucc، آنبہ نوریہ، کالیہ نوریہ، غازی اندرون، شرقپور، بھینی، مریدکے، بیداد پور ورکاں، تنگ، تانی چک، بھکھی، آروکی، کوٹ عبدالمالک، بھوئیوال، رنگڑ ننگل، 169 گرمولہ، مانگا ڈوگراں، 16 چک جید۔

اجتماعی وقار عمل و طبی لیکچر

(مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 23 مئی 2014ء کو صبح 5:30 بجے قبرستان عام میں ایک اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ اس وقار عمل میں 5 بلاکس طاہر، رحمت، ناصر، صدر غربی اور صدر شرقی کے حلقہ جات کے 299 انصار نے وقار عمل میں حصہ لیا۔ 5:30 بجے مکرم بشارت محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے دعا کے ساتھ وقار عمل کا آغاز کیا۔ انصار نے منظّم رنگ میں وقار عمل کرتے ہوئے قبرستان میں بکھری ہوئی اینٹوں کو باہر ایک جگہ اکٹھا کیا۔ قبور کی مٹی کو ٹھیک کیا اور پہاڑی کیکر اور قبرستان میں اگی ہوئی جھاڑیاں کاٹ کر باہر ایک جگہ اکٹھی کیں۔ یہ وقار عمل ایک گھنٹہ سے زائد وقت جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجلس انصار اللہ مقامی کے شعبہ صحت جسمانی و ایثار کے تحت مورخہ 11 جون 2014ء کو ایوان ناصر دفاتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں ایک طبی لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی صدارت محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے مختلف طریقہ علاج کے متعلق بیان کیا۔ آپ نے شہد کی افادیت بھی بیان کی اور لیکچر کے بعد سوالوں کے جواب دیئے۔ آخر میں محترم زعیم اعلیٰ صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ حاضرین کی تعداد 181 تھی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆......☆

ہمدردی مخلوق خدا ہمارا نصب العین ہے

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔

......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML - 500/- روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے پروگرام

10 جولائی 2014ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:25 am	درس القرآن 11 جنوری 1998ء
7:00 am	سیرت رسولؐ
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:45 am	دینی وفقہی مسائل
10:15 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:00 pm	یسرنا القرآن
12:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:35 pm	سیمینار۔ سیرت النبی ﷺ
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 12 جنوری 1998ء
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 pm	یسرنا القرآن
6:20 pm	Chef's Corner
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء
8:00 pm	رمضان المبارک۔ فقہ کی روشنی میں
8:55 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیمینار۔ سیرت النبی ﷺ

درخواست دعا

مکرم محمد محمود اقبال صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر اکبر مکرم محمد مسعود اقبال صاحب سابق صدر جماعت لاہور کینٹ ان دنوں بعارضہ پراسٹیٹ وینکوور کینیڈا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

موبائل فون انسانی جلد کیلئے خطرناک

ڈنمارک اور امریکہ کے ماہرین نے مشترکہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ موبائل کی تیاری میں نکل اور کرومیم جیسی دھاتیں جلدی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔ مزید یہ کہ اس کے زیادہ استعمال سے خارش کا خدشہ بڑھ جاتا ہے، جبکہ بچوں کے لئے یہ اور بھی خطرناک ہے۔ (روزنامہ دنیا 26 مئی 2014ء)

انفراریڈ فین جاپانی انجینئرز نے ایسا پنکھا تیار کیا ہے کہ جو اسی جانب رخ کر کے ہوا پھینکتا ہے جہاں کوئی انسان بیٹھا ہو۔ یہ 85 ڈگری تک گھوم کر لوگوں کو ہوا دے سکتا ہے اور اگر ایک منٹ تک کوئی شخص اس کی رینج میں نہ آئے تو یہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ یہ فین ایک سے زائد افراد کی موجودگی کو بھی محسوس کر سکتا ہے اور اس صورت میں گھوم کر ہوا دیتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 مئی 2014ء)

میدان جنگ میں مدد کرنے والا ہیلمٹ

امریکی فوجیوں کے لئے جنگ کے میدان کی معلومات فراہم کرنے والا ہیلمٹ تیار کیا ہے۔ اس کے ذریعہ فوجی نقشوں سمیت تمام اہم تکنیکی معلومات آن لائن فراہم کر سکیں گے۔

(روزنامہ پاکستان 29 مئی 2014ء)

ربوہ میں سحر و افطار یکم جولائی

انتہائے سحر	3:26
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم جولائی 2014ء

8:35 am	خطبہ جمعہ 19 ستمبر 2008ء
9:45 am	رمضان المبارک کے فیوض
12:45 pm	گلشن وقف نو
4:00 pm	درس القرآن
8:00 pm	رمضان المبارک سپیشل
11:10 pm	گلشن وقف نو
11:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

رمضان آفر سیل سیل سیل
پرنٹ لان، چائنہ لان، بوتیک لان اور مردانہ ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

Tariq Interiors®
طارق انٹیریئر چنیوٹ
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Centre, Faisalabad Road
Tehseel Chowk, Chiniot 009247-6334620
طالب دعا: لیاقت علی: Cell:0311-7790690

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 تا 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

SkyNetWorld WideExpress
آپ دنیا میں کہیں بھی اپنے اہم دستاویزات و پارسل کیلئے بہترین سروس
اور بڑے پارسلوں پر حیرت انگیز کمی
سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
فون 047-6215744 موبائل 0334-6365127

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Fundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com